© rasailojaraid.com

کو قرآن، آئین الٰہی کی تعلیم کرنا اسے سکھاؤ۔ جب اس کی مجلس میں قومی سردار آئیں، تو انہیں باعزت جگہ دو۔ جو بھی لمحہ گزرے، اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اس میں اسے کچھ سکھاؤ لیکن اس طرح نہیں کہ یہ اس پر بار ہو اور اس کا ذہن جامد ہو جائے۔ اس سے زیادہ درگزر نہ کرو اس سے اسے فراغت اچھی لگنے لگے گی اور وہ اس سے مانوس ہو جائے گا۔ جہاں تک ممکن ہو اسے اپنے قریب کر کے اور نرمی سے راہ راست پر رکھو اور اگر یہ دونوں چیزیں کام نہ دیں، تو اس پر سختی کرو"

ابن خلدون لکھتا ہے کہ بچے وعظ و نصیحت سے زیادہ دوسروں کو جو کچھ کرتا دیکھتے ہیں اس سے سیکھتے ہیں۔ ابن خلدون نے یہ رائے عمرو بن عتبہ کے اس خط سے لی ہے جو اس نے ایک معلم کے نام لکھا تھا۔ عمرو بن عتبہ نے لکھا تھا۔

تمہارا میرے بیٹوں کی اصلاح کی طرف پہلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ تم خود اپنے آپ کی اصلاح کرو۔ کیونکہ ان کی آنکھیں تمہاری آنکھ سے مربوط ہیں ان کے نزدیک اچھا وہ ہے، جو تم کرو۔ اور برا وہ ہے، جس کو تم ترک کر دو۔ انہیں اللہ کی کتاب کی تعلیم دو، لیکن اتنی زیادہ نہیں کہ وہ اسے ناپسند کرنے لگیں۔ اور نہ انہیں اللہ کی کتاب کی تعلیم سے اتنا دور رکھو کہ وہ اسے یکسر چھوڑ دیں۔ انہیں اشرف ترین حدیثیں اور پاکیزہ اشعار سناؤ ان کو ایک علم سے دوسرے علم میں اس وقت تک نہ لے جاؤ جب تک وہ پہلے میں پختہ نہ ہو جائیں۔ دل میں بہت سی باتوں کا جمع ہو جانا فہم کو مصروف رکھتا ہے۔ انہیں حکما کے طریقے سکھاؤ اور عورتوں سے باتیں کرنے سے روکو۔ میں نے تمہاری استعداد و قابلیت پر بھروسہ کیا ہے۔ تم میری طرف سے کسی عذر کا خیال نہ کرنا۔

ابن خلدون کے نزدیک تعلیم ایک اجتماعی عمل ہے۔ اس بارے میں وہ کہتا ہے۔ "چونکہ علم و تعلیم ان اجتماعی اعمال میں سے ہے۔ جو انسان کے ساتھ مخصوص ہیں اس لئے ان کا عمل دخل بدویانہ زندگی سے زیادہ شہری زندگی میں ہے۔ کیونکہ ان کی حاجت اس وقت ہوتی ہے، جب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اجتماعی زندگی ترقی کرتی ہے۔

ایک اور بڑے پتے کی بات جو ابن خلدون نے کہی، وہ یہ ہے کہ تعلیم اپنی زبان میں ملنی چاہیے۔ اس سلسلے میں وہ کہتا ہے کہ "ان التدریس بلغۃ اجنبیۃ نصف تدریس" (اجنبی زبان میں درس دینا نصف درس کے برابر ہے)

کسی ایک فن میں مہارت سے مراد یہ نہیں ہوتی کہ اس مہارت کا دائرہ صرف اسی فن تک محدود ہے بلکہ اس فن سے مشابہ جو اور فنون ہوں، ان میں بھی انسان کو دسترس ہو جاتی ہے۔ اس ضمن میں ابن خلدون لکھتا ہے :- مثال کے طور پر اگر ایک شخص نے خوشخطی میں مہارت حاصل کی ہے تو جب وہ دیواروں پر نقش و نگار بنانا سیکھے گا تو اس کی یہ خوشخطی کی مہارت ادھر منتقل ہو جائے گی اس طرح اگر ایک شخص حساب میں مہارت رکھتا ہے وہ علم ہندسہ بھی آسانی سے سیکھ سکتا ہے۔

زبان سیکھنے کے متعلق ابن خلدون نے یہ گر بتایا ہے کہ متعلم اس زبان کے شعرا و بلغاء اور ادباء کے اقوال کثرت سے یاد کرے اور انہیں ازبر کر لے۔ لیکن اس کے بعد وہ یہ رائے دیتا ہے

وعلى الناشئ بعد الحفظ ان ينسى ما حفظ

(نو عمر متعلم یہ سب حفظ کرنے کے بعد جو کچھ اس نے حفظ کیا ہو، اسے بھلا دے)

(عربی سے ترجمہ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حضرت شاہ ابو سعید حسنی رائے بریلوی کے روابط

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے خاندان سے مراسلات کی روشنی میں

(۲)

از۔ مولانا نسیم احمد فریدی امروہی

بخدمت حقائق و معارف آگاہ فضیلت و کمالات دستگاہ سیدنا سید ابو سعید حمد لهم اللہ والقاہم ۔ از فقیر ولی اللہ بعد از سلام ملتمس است کہ خط بہجت نمط رسید آنچہ از راہ مہربانگی و شفقت کہ در بارۂ این فقیر مبذول میدارند عنایات و توجہات ظاہری

---

۱ الشیخ الکبیر ولی اللہ بن عبد الرحیم بن وجیہ الدین العمری الحنفی الپھلتی احد علماء المربانیین و بلاد اللہ العالمین ۔

آپ نے اپنے بڑے بھائی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے اخذ علوم (باقی حاشیہ ص۶۵)

٭ اس مضمون کی پہلی قسط مئی ۱۹۶۵ء کے شمارے میں ملاحظہ ہو۔ یہ مضمون ماہنامہ الفرقان لکھنؤ سے شکریہ کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے۔ (مدیر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

باطنی صرف فرمودہ شکر آں بکدام زبان بیان نمودہ آید۔
حضرت سبحانہٗ و تعالیٰ ترقیات دارین و کمالات کونین نصیب آں ناقل لفظ مرضات اللہ
گرداند چنانچہ ایں نیاز مند را از فکر معاش نجات بخشید خداوند جل و علا از جمیع حاجات اندوہا
نجات ساعی با خلاص و نجات عنایت فرماید۔ توقع آنست کہ ایں دردکہ بجنبش نام حوالہ شدہ است
بوضع جسریان داده شود کہ اینجا بہ مجرد پرگنہ کہ با کلفت میسر آمدہ باشد ماہ بماہ بلا دقت
بدست می آمدہ باشد زیادہ چہ۔ در پرگنہ مطلع ہمہ صاحب بلاد بہتر است۔ بخدمت میاں
مرتضیٰ چو سلام رسد۔ حسب الایماء خط شکر گذاری بخدمان رفعت نشان مرقوم شد اگر مناسب
دانند بگذرانند

ترجمہ — حقائق و معارف آگاہ، فضیلت و کمالات دستگاہ
سیدنا سید ابو سعید صاحب سلمہم اللہ وابقاہم۔ کی خدمت
میں فقیر اهل اللہ کی طرف سے بعد از سلام نیاز عرض ہے کہ
خط بہت خط پہونچا۔ انداز مہربانی و شفقت۔ جو کہ اس
فقیر پر مبذول فرماتے رہتے ہیں۔ جو کچھ ظاہری
و باطنی عنایات و توجہات آپ نے کی ہیں اس کا شکریہ
کس زبان سے ادا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی
مرضیات میں اپنی جان کو خرچ کرنے والے انسان ہیں

(بقیہ حاشیہ) دہن کیا۔ طب بھی پڑھی اور اس میں کمال حاصل کیا۔ آپ کی کئی تالیفات و تصنیفات
ہیں ان میں سے ایک مختصر ہدایۃ الفقہ ہے جو کہ ہدایہ کا انتخاب ہے۔
(۲) مختصر تفسیر قرآن (۳) چہار باب (در فقہ و عقائد) (۴) تکملہ مہدیہ (در علم طب)
غالباً ۱۱۸۸ھ میں انتقال ہوا جیسا کہ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے ایک مکتوب
محررہ ۱۱۸۸ھ سے واضح ہوتا ہے۔
ماخوذ از نزہۃ الخواطر جلد ۶۔ مزار چھت ضلع مظفر نگر میں ہے۔ احقر نے زیارت کی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترقیات دارین اور حصول اہداف خوبیش نصیب فرمائیے
آپ نے جس طرح اس نیازمند کو فکر معاش سے نجات دی اللہ
جل شانہ آپ کو بھی دین و دنیا کی جمیع حاجات سے بے فکر
فرمائیے ۔ امید ہے کہ یہ دفینہ چونکہ نجی ڈاک کے حوالے
کیا گیا ہے اس لئے پہر بڑا ہی جاری رہے گا کہ اس جگہ (بھلت)
یا کسی دوسرے پرگنے میں ماہانہ بلا دقت حاصل ہو جایا
کرے گا۔ زیادہ کیا لکھوں جو بھی آپ کی مرا بدید ہو
بہتر ہے۔ میاں محمد عتیق صاحب کی خدمت میں سلام
پہونچے۔ آپ کے حسب الارشاد خان رفعت نشان ابراہیم خلیل خاں
کو بھی خط شکر گزاری مرقوم کر دیا گیا ہے اگر مناسب
سمجھیں تو (آپ ہی) اس کو مرسل پہنچا دیں۔

ایک مکتوب گرامی میں حضرت شاہ اہل اللہ ۷ حضرت راے بریلوی کو تحریر فرماتے ہیں۔

احوال یومیہ کہ از توجہ وجیہہ صورت گرفتہ است بفضل الٰہی تا حال تحریر جاری
است و ایں نیازمند با دیگر کس و کسے خود رطب اللسان شکر گزاری است اللہ تعالیٰ
دیرگاہ سلامت دارد فقیرزادہ محمد مقرب اللہ سلام نیاز می رساند زیادہ چہ نویسد۔

احوال یومیہ جو آپ کی توجہ سے درست ہو گئے ہیں تا دم
تحریر ہنوز ٹھیک چل رہے ہیں۔ یہ نیازمند اپنے متعلقین
سمیت آپ کی شکر گزاری میں تر زبان ہے۔ اللہ تعالیٰ
دیر تک آپ کو سلامت رکھے فقیر زادہ محمد مقرب اللہ
سلام کہتا ہے۔ زیادہ کیا لکھوں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مکتوب حضرت شاہ اہل اللہ بنام شاہ ابو اللیث حسنی ملقب بہ ابو العیش

فرزند حضرت شاہ ابو سعید حسنی

عزیز القدر سیادت مرتبت سید ابو العیش سلمہ ربہٗ بعد سلام شوق التیام مطالعہ نمایند کہ شوق دیدار ایشان از استماع سعادت مندی شان زبانی والد بزرگوار بحد کمال است اللہ جلا تعالیٰ بعافیت طرفین وخیریت جانبین ملاقات مسرت آیات میسر فرماید۔ یقین است کہ باشتغال علوم ظاہری وتحصیل سلوک باطنی از جناب قبلہ گاہ خود کہ مجمع کمالات دارین اند مشغول خواہید بود کہ بزرگ زادۂ خاندان عالیہ را این ہر دو چیز ناگزیر است۔ زیادہ بجز شوق ودعا چہ نویسد۔

ترجمہ ——— عزیز القدر سیادت مرتبت.....

بعد از سلام شوق مطالعہ کریں کہ مجھے تمہارے دیکھنے کی اشتیاق بحدِ کمال ہے اس لئے کہ میں نے تمہارے والد بزرگوار کی زبانی تمہاری سعادت مندی کی باتیں سنی ہیں اللہ تعالیٰ طرفین وجانبین کی خیر و عافیت کے ساتھ ملاقات میسر فرمائے۔ یقین ہے کہ تم اپنے والد کی خدمت میں جو کہ مجمع کمالاتِ دارین ہیں۔ اشتغال علوم ظاہری اور تحصیل سلوک باطنی کا اندر مشغول ہوگے اس لئے کہ خاندان عالی کے ایک بزرگ زادے کے لئے یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں زیادہ بجز شوق ودعا اور کیا لکھوں۔

---

[1] السید الشریف ابو اللیث بن ابی سعید بن محمد ضیاء بن آیت اللہ بن الشیخ الکبیر علم اللہ النقشبندی البریلوی احد الرجال المعروفین بالفضل والصلاح۔ آپ نے اپنے والد سے علم حاصل کیا اور انہیں سے طریقہ اخذ کیا۔ اور ارشاد وتلقین میں اپنے والد اور جد کے جانشین ہوئے۔ سفر حج میں اپنے والد کے ہمراہ تھے مدراس میں اقامت اختیار کرلی تھی۔ ایک زمانہ تک وہاں رہ کر روحانی فیض پہنچایا۔ اسی علاقے میں انتقال ہوا۔ آپ کی قبر بندرگاہ کوڑیال میں ساحل سمندر پر ہے۔ (نزہۃ الخواطر جلد ۶)
ان مکتوبات اکابر کے جامع آپ ہی ہیں۔ آپ کا لقب ابو العیش تھا۔

© rasailojaraid.com